واقفین نو کا تعلیمی و تربیتی رسالہ
سہ ماہی | شمارہ نمبر ۱۲ | اکتوبر - دسمبر ۲۰۱۸ء

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتِیْکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔

ہر ایک دور کی راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اور ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔
تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

نماز مومن کی معراج ہے
خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

واقفین نَو کا دورۂ سپین

تمباکو نوشی ایک معاشرتی خرابی، ایک خطرناک عادت
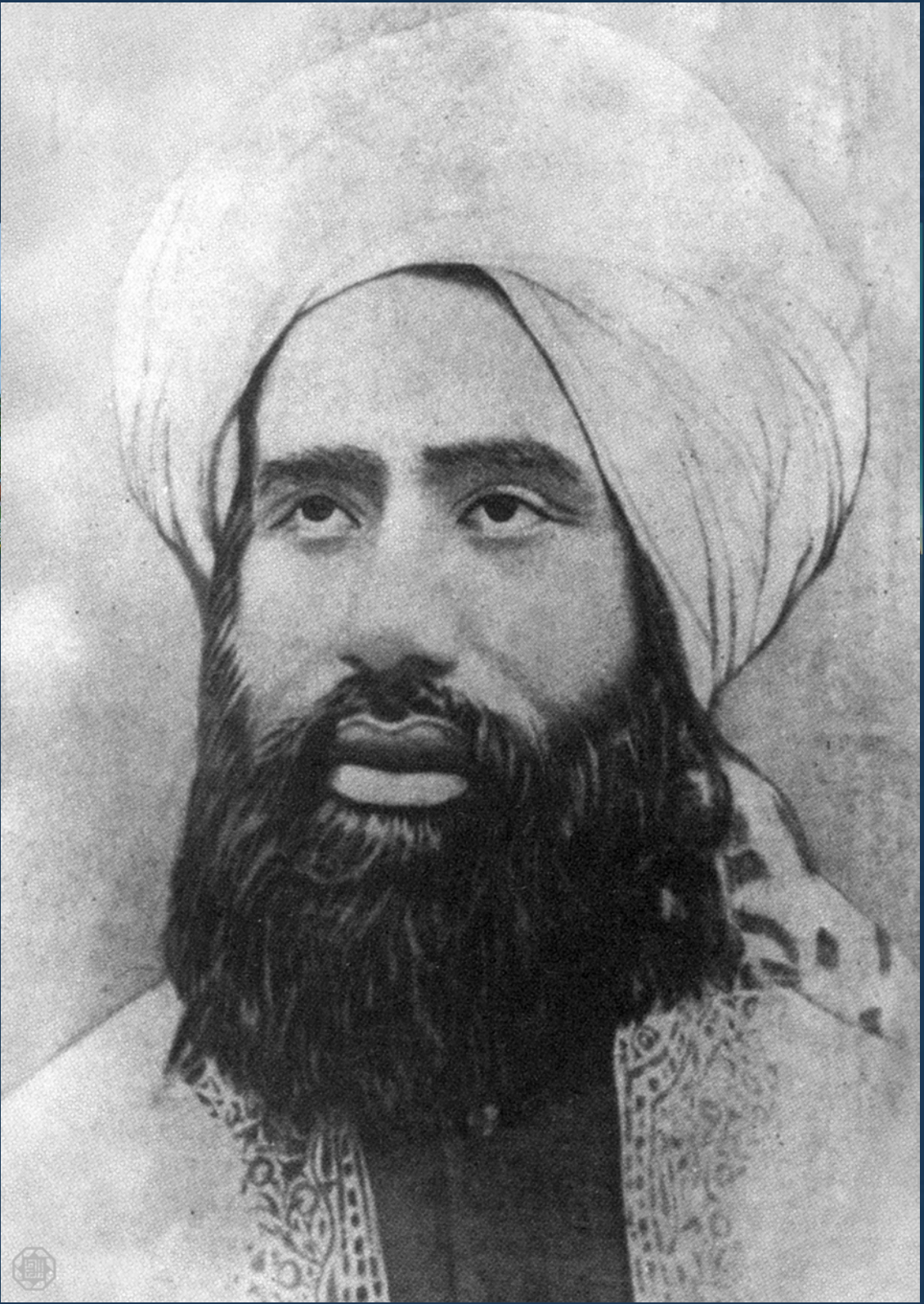
"مَیں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں، بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم کی ہے۔

1۔ وقت پر نہیں پہنچتے۔

2۔ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے۔

3۔ سنن اور واجب کا خیال نہیں کرتے۔

کان کھول کر سنو، جو نماز کا مضیع ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں۔"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ 97-98)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ وقفِ نَو مرکزیہ کو امسال تین حصّوں پر مشتمل 7 سے 21 سال کے واقفینِ نَو کے لئے اضافوں کے ساتھ نیا رنگین نصاب شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ واقفینِ نَو کو چاہئے کہ وہ اس نئے نصاب سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔ نصاب حاصل کرنے کے لئے واقفینِ نَو اپنے سیکرٹریان وقفِ نَو سے رابطہ کریں۔

یا آن لائن www.waqf-e-nau.org/downloads سے ڈاؤن لوڈ کرلیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ وقفِ نَو مرکزیہ نیا رنگین اردو قاعدہ شائع کرنے کی توفیق پا رہا ہے۔

اس کی اشاعت پر واقفینِ نَو کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مندرجات

اکتوبر تا دسمبر 2018ء

صفحہ	عنوان
03	اداریہ
04	قال اللہ تعالیٰ
05	قال الرّسول ﷺ
06	کلام الامام، امام الکلام
07	نماز مومن کی معراج ہے
	خدا کی ہستی کے متعلق عقلی دلائل
18	واقفین نو کا دورہ سپین
21	مسلمانوں کی ایجادات
22	لندن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی ایک جھلک
28	نماز کے جسمانی فوائد
30	تمباکو نوشی ایک معاشرتی خرابی، ایک خطرناک عادت

Waqf-e-Nau Central Department
22 Deer Park Road - London SW19 3TL, UK - Tel: +44 (0)20 8544 7633 - Fax: +44 (0)20 8544 7643 - email: editorurdu@ismaelmagazine.org

اداریہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّاریات:57)

ترجمہ: "اور مَیں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔" اس آیت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا مقصدِ پیدائش اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ ایک مسلمان کے لئے نماز یعنی صلوٰۃ بہترین عبادت ہے۔ چنانچہ ہم نے اس شمارہ میں نماز کی طرف توجہ دلانے کے لئے اکثر مواد نماز کے حوالہ شامل کیا ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے سالانہ اجتماع 2018ء کے موقع پر انگریزی خطاب کا اردو ترجمہ بھی شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں ایک بار پھر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہم نے ہر حال میں پنجوقتہ نماز کو ادا کرنا ہے۔ ہم واقفین نَو کو نماز کی ادائیگی میں بہترین نمونہ ظاہر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفینِ نَو کو اس فریضہ کو کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ عرصہ سے خطبات جمعہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر خیر فرما رہے ہیں۔ صحابہ کا نماز با جماعت کی ادائیگی کے حوالہ سے کیا حال تھا؟ ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

حضرت عتبان بن مالک ایک صحابی تھے۔ جو نابینا تھے۔ ان کا مکان قباء کے قریب تھا۔ مسجد اور ان کے مکان کے درمیان ایک وادی تھی۔ بارش ہوتی تو اس میں پانی بھر جاتا تھا مگر باوجود اس کے وہ مسجد میں باقاعدہ حاضر ہوتے اور نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم واقفین کو بھی اِن روشن ستاروں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے، آمین۔

اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ (سورۃ العنکبوت:46)

ترجمہ:

تُو کتاب میں سے، جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے، پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ نماز برائیوں سے بچاتی ہے تو یقیناً یہ سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں میں نمازیں پڑھنے کے باوجود برائیاں قائم رہتی ہیں ان کی نمازیں صرف ظاہری نمازیں ہوتی ہیں وہ اس کی روح کو نہیں سمجھتے۔ ... مشکل اور پریشانی میں جب کوئی ہوتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ نمازوں میں بہت سے ایسے ہیں جو بڑے روتے ہیں، گڑگڑاتے ہیں۔ چلتے پھرتے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ اس کی طرف توجہ رہتی ہے اور اسی وجہ سے پھر عبادت کی طرف بھی توجہ رہتی ہے تو کوئی نہ کوئی ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے اور کچھ نہ کچھ توجہ پیدا ہو رہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ تکلیف کی صورت میں مستقل دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن جب اپنی خواہشات پوری ہو جائیں، جب مشکلات سے نکل جائیں تو پھر بہت سارے ایسے ہیں جن کی نمازوں میں، عاجزانہ دعاؤں میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمیں مسلسل کوشش سے اپنے سامنے یہ ٹارگٹ رکھنا ہے کہ چاہے حالات اچھے ہوں یا برے، تنگی میں بھی اور کشائش میں بھی اس لذت و سرور کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو نشہ کی کیفیت طاری کر دے اور صرف ذاتی حالات ہی نہیں ایک مومن کو تو معاشرے کے عمومی حالات بھی جو ہیں وہ بھی درد پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں اور جب یہ درد کی کیفیت ہوتی ہے تو پھر درد سے دعائیں بھی نکلتی ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20/جنوری 2017ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 10 فروری 2017ء)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ۔ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ۔ فَاِنِ انْتُقِصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِهَا مَا انْتُقِصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ؟ ثُمَّ تَکُوْنُ سَائِرُ اَعْمَالِهٖ عَلٰی هٰذَا۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اوّل یحاسب بہ العبد)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہو گا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں پر نماز فرض ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ نماز کی اہمیت مختلف حوالوں سے بیان کر کے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔(ماخوذ از سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل الدعاء حدیث 3371) بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ حدیث 149)...پھر بچوں کو بھی نماز کا پابند بنانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ سات سال کی عمر کو پہنچنے پر بچے کو نماز کی تلقین کرو اور دس سال کی عمر میں اس کو نماز کا پابند کرنے کے لئے کوئی سختی بھی کرنی پڑے تو کرو۔(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ حدیث 495)‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20؍ جنوری 2017ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 10 فروری 2017ء)

کلام الامام

نماز کی حقیقت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”نماز کیا چیز ہے؟ نماز دراصل ربُّ العِزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اُسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ و بُکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ اے اللہ تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رِقّت پیدا کر دے گی۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 615 تا 616۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

نماز مومن کی معراج ہے

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے نیشنل اجتماع کے موقع پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

انگریزی زبان میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ

(فرمودہ 23 ستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام Country Market, Kingsley, Bordon، یُوکے)

ترجمہ: فرّخ راحیل۔ مدیر اردو، اسماعیل میگزین

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

امسال مجلس خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنا مرکزی عنوان "صلوٰۃ" رکھا ہے۔ مجھے امید ہے اور میں توقع رکھتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی انتظامیہ نے ہر سطح پر خدام اور اطفال کو صلوٰۃ کی طرف توجہ دلانے اور اس کی انتہائی اہمیت کو واضح کرنے کی اجتماعی کوشش کی ہو گی۔ لیکن مجلس (خدام الاحمدیہ) اور اس کے عہدیدار صرف ایک حد تک نماز کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں اور بالآخر ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے اُس پر ہی منحصر ہے کہ وہ نماز کی اصل حقیقت اور اہمیت کو سمجھتا ہے یا نہیں۔ یہ سب سے بنیادی عبادت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر دن میں پانچ بار لازم قرار دیا ہے۔ پس یہ ہر مسلمان پر بذات خود منحصر ہے کہ وہ نماز کی اعلیٰ ترین اقدار کو اور دعا کی لامتناہی قوت کو سمجھتا ہے یا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے امام الزمان کو مبعوث فرمایا جس نے اسلام کی شان دنیا پر ظاہر کرنی تھی اور اصل اسلامی تعلیمات کو پھر سے زندہ کرنا تھا۔ وہ تعلیمات جو عرصہ دراز سے بُھلا دی گئی تھیں۔ ہم احمدی مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے اُس امام الزمان کو مانا ہے۔ پس اگر ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں مانا ہے تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ نماز ایک بنیادی فریضہ ہے جسے ادا کرنے کی ذمہ داری ہمارے دین نے ہم پر عائد کی ہے اور یہ کہ ہمیں اپنی نمازوں میں کبھی بھی سُستی نہیں کرنی چاہئے بلکہ لازماً ہر وقت اسے مکمل فوقیت دینی چاہئے۔

جب ہم کلام اللہ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے آغاز میں ہی فرمایا ہے کہ قرآن کریم متقیوں کو ہدایت دینے کے لئے نازل ہوا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ(البقرۃ:4)۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بطور عَالِمُ الغیب قبول کرتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا: وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ(البقرۃ:4) اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ مومن وہ ہیں جو 'نماز قائم کرتے ہیں'۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہر مسلمان کو لازماً ہر روز نماز ادا کرنی چاہئے۔ یہ حکم آج بھی ایسا ہی قابل عمل ہے جیسا کہ ماضی میں تھا۔ قرآن کریم کی تعلیمات یقیناً تمام زمانوں کے لئے اور عالمی تعلیمات ہیں۔

ہمیں یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ ہم نے اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا ہے۔ مگر ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ آپؑ کی بیعت میں آنا صرف اُس وقت فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے اگر یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم اپنے دینی فرائض میں غافل ہیں تو ہمیں یہ دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے سے ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب برپا ہوا ہے۔

یا یہ کہ اس طرح ہمیں حقیقی اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ پس ہمارا آپؑ کو قبول کرنے کا زبانی دعویٰ کھوکھلا اور بے معنی ہو گا۔ قیام نماز کی اہمیت سورۃ البقرۃ کی آیت 239 میں ایک بار پھر بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی وَ قُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ "اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔" یہاں قرآن کریم میں واضح طور پر لکھا ہے کہ "اپنی نمازوں کی حفاظت" کرنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر حکم ہے کہ مرکزی نماز کی حفاظت کی جائے۔ نمازوں کی حفاظت کا مطلب ہے کہ ہمیں نماز کے معاملہ میں کبھی بھی سستی اور غفلت برتنی نہیں چاہئے۔ اس آیت میں یہ بھی حکم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے کامل تذلّل اور تبتّلِ تام کے ساتھ کھڑے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم اس زمانہ میں نہایت بر محل ہے کیونکہ دنیا بھر میں لوگ اپنے کاموں، سکولز، کالجز اور دوسری روز مرّہ کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ پس نمازوں کی حفاظت کے لئے ایک خاص کوشش کی ضرورت ہے۔ جہاں تک عام معمول کا تعلق ہے یعنی یہ کہ لوگ کام پر جاتے ہیں یا سکول جاتے ہیں تو اس میں مرکزی نماز ظہر اور عصر ہے۔ اور یہی دو نمازیں ہیں جن میں اکثر لوگ لاپروائی کرتے ہیں اور انہیں ادا نہیں کرتے۔ پس قرآن کریم نے خاص طور پر تنبیہ کی ہے کہ ہم نے فرض نمازوں میں کبھی کوئی کمزوری نہیں دکھانی یا اپنی دنیاوی مصروفیات کو کبھی دینی فرائض پر ترجیح نہیں دینی۔

اس آیت کے حوالہ سے میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ظہر اور عصر کو ہی مرکزی نماز نہ سمجھا جائے بلکہ آج کل کی دنیا میں ہر عمر سے تعلق رکھنے والے لوگ بشمول اکثر نوجوان رات دیر تک پڑھائی کرتے ہیں، یا اپنا وقت بد اخلاقی اور ردّی چیزوں میں ضائع کرتے ہیں جیسے انٹرنیٹ میں بلا مقصد سرفنگ (surfing) کر رہے ہوتے ہیں، ٹی وی یا فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں، فون یا ٹیبلیٹ پر بلا حد بندی سکرولینگ (scrolling) کر رہے ہوتے ہیں اور رات دیر تک messages بھیج رہے ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ فجر پر بیدار ہونے سے قاصر رہتے ہیں اور اُن کے معمول کی وجہ سے دراصل فجر اُن کے لئے مرکزی نماز بن جاتی ہے۔ پس دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے مرکزی نماز وہ نماز ہے جس کے چھوٹنے کا خطرہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ عصر کے وقت سب سے زیادہ مصروف ہوتے تھے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر مرکزی نماز ہے۔ (جامع الترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الصلوٰۃ الوسطی انہا العصر حدیث 182) لیکن آجکل کی دنیا میں لوگوں کی مختلف معمولات ہیں اس لئے پانچ نمازوں میں سے مرکزی نماز کوئی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے لئے اب فجر دراصل مرکزی نماز ہے کیونکہ دیر سے سونے کی وجہ سے وہ اسے بروقت ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ پس آپ کو جلد سونے کی عادت ڈالنی چاہئے اور اگر یہ ممکن نہیں تو پھر آپ کو اِس پختہ نیت اور مصمم ارادہ کے ساتھ سونا چاہئے کہ آپ فجر کے لئے بیدار ہوں گے خواہ آپ کتنا ہی تھکے ہوں۔

مزید یہ کہ جب بھی ممکن ہو، خواہ آپ کو زائد کوشش بھی کرنی پڑے پھر بھی آپ کو اپنی نمازیں باجماعت اپنی مقامی مسجد یا صلوٰۃ سینٹر میں ادا کرنی چاہئیں کیونکہ مَردوں کے لئے یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ ایک مرد جو اپنی نمازیں کسی جائز وجہ یا عذر کے بغیر گھر میں ادا کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا پانے والا نہیں ہو گا۔ یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باجماعت نماز کا ثواب انفرادی نماز سے 27 گنا سے زیادہ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ حدیث نمبر 645) ایسی روایات سے ہمیں احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتنا مہربان، سخی، رحمٰن و رحیم اور کتنا فیض رساں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی سزا اس کے برابر رکھی ہے یا جرم کے مطابق سزا رکھی ہے۔ مگر جہاں تک اچھے اخلاق اور نیک اعمال کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں کئی گنا زیادہ نوازتا ہے۔ سو یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اپنے رحمٰن خدا کی عظیم رحمانیت سے فائدہ اُٹھائیں۔ آپ مسجدوں میں باجماعت نمازوں کے لئے جمع ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں اور اُس سے اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگیں۔

مَیں نے پہلے بھی کئی مرتبہ کہا ہے کہ اگر ہماری جماعت اور ذیلی تنظیموں کے سب عہدیدار باجماعت نماز میں باقاعدہ ہو جائیں تو ہماری مسجدوں میں حاضری فوری طور پر 60 یا 70 فیصد بڑھ جائے۔ پس مَیں نیشنل، ریجنل اور لوکل مجلس عاملہ کے ممبران کو اُن کی ڈیوٹی کے حوالہ سے ایک بار پھر کہوں گا کہ وہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی سے دوسروں کے لئے ایک مثبت نمونہ بنیں۔

مزید یہ کہ جبکہ اس سال کے نیشنل اجتماع کا مرکزی عنوان "صلوٰۃ" ہے آپ یہ کبھی نہ سمجھیں کہ یہ مرکزی عنوان صرف اسی سال کے لئے ہے۔ بلکہ آپ نماز کی طرف اپنی توجہ کو مرکوز رکھیں اور اسے آخری دم تک اپنی روز مرّہ زندگی کا لازمی حصہ بنائیں۔ اس لحاظ سے اگر اگلے سال

اجتماع کا مرکزی عنوان بدل جاتا ہے تو یہ نہ سمجھیں کہ اب آپ کو نماز پر توجہ دینے کی ضرورت نہیں اور یہ کہ اب آپ کی تمام توجہ صرف نئے مرکزی عنوان پر ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سال "صلوٰۃ" بطور مرکزی عنوان اس لئے رکھا گیا تا کہ ہر ایک خادم اور طفل کو زندگی میں باجماعت نماز کی خاص اہمیت سے اچھی طرح واقفیت ہو جائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا یہ معاملہ صرف آج، اِس ہفتہ، مہینہ یا سال کا نہیں ہے بلکہ پنجوقتہ نماز آئندہ ہر روز آپ کی باقی کی زندگی کی مسلسل ساتھی رہنی چاہئے۔ بہر حال مَیں اس امید کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ آپ نے اس سال کے پروگرام سے صحیح فائدہ اُٹھایا ہو گا اور آپ کو احساس ہو گیا ہو گا کہ نماز کی حقیقی ضرورت اور خاص اہمیت کیا ہے۔ جنہوں نے اپنی نمازوں کی حالت کو بہتر بنایا اور نمازوں سے فائدہ اُٹھایا، مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے اس معاملہ کو سنجیدگی کے ساتھ لیا اور ترقی کرنے کے لئے گامزن رہے۔ لیکن آپ کو اب آرام نہیں کرنا چاہئے یا جو بھی بہتری آپ اپنے اندر لائے ہیں اُس پر مطمئن نہیں ہونا چاہئے بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مزید سنجیدگی کے ساتھ مسلسل توجہ دینی چاہئے اور نماز مکمل توجہ اور اِس کامل یقین کے ساتھ ادا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی سنتا ہے جو اُس کے حضور سنجیدگی کے ساتھ سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

اگر آپ میں سے بعض ایسے رہ گئے ہیں جنہوں نے دوران سال اپنے عبادت کے معیاروں کو بڑھانے کے لئے کوئی نتیجہ خیز کوشش نہیں کی تو انہیں مزید کوئی دن ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ آپ ابھی سے مصمم ارادہ اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں کہ آپ نے اپنی حالت کو بہتر بنانا ہے۔ اب وہ وقت ہے کہ آپ اس روحانی سیڑھی پر چڑھنا شروع ہوں جو ہمیں اپنے خالق کی طرف لے جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود دعا اور عبادت کے بے مثال فوائد سے آگاہ کیا ہے۔ پس قرآن کریم کی سورۃ العنکبوت آیت 46 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ۔ (ترجمہ): یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔

یہاں جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہے "الفحشاء" جس کا ترجمہ "بے حیائی" کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے مطالب بہت وسیع ہیں۔ اس عربی لفظ کے چند اَور معانی میں بے حد، بہت زیادہ اور بہت ہی بڑا گند، شامل ہیں۔ مزید مطالب میں بد اخلاقی، شہوت پرستی، بے ہودگی، گناہ یا جرم اور زنا شامل ہیں۔

اس آیت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ نماز تمہیں "المنکر" سے بچاتی ہے۔ اس کا ترجمہ "ہر ناپسندیدہ بات" کیا گیا ہے۔ اس کے اَور مطالب میں ہر وہ فعل جو ردّی ہو یا جسے گندہ قرار دیا گیا ہو، قابلِ نفرت، بد، مکروہ اور دوسروں کے نزدیک ناشائستہ یا نازیبا شامل ہیں۔ جیسا کہ آپ نے سنا کہ یہ تو واضح ہے کہ اِن دونوں عربی الفاظ کے منفی مفاہیم اور معانی ہیں۔ سو یہ آیت دعا اور صلوٰۃ کی قوت کے حوالہ سے ایک غیر معمولی اقرار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یقین دلایا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی نمازیں بروقت اور پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں وہ بہت سی بد اخلاقی، ناپاکی اور ناپسندیدہ حرکات سے بچائے جائیں گے۔

ہم ایک ایسے زمانہ میں رہ رہے ہیں جس کے ہر موڑ پر ہمارا سامنا ناشائستہ، بد اخلاقی اور مُضرات سے ہوتا ہے جو بنی نوع انسان کو نیکی سے گناہ کی طرف دھکیل رہی ہوتی ہیں۔ پہلے سے بہت زیادہ ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان لاتعداد بدیوں اور بداخلاقیوں سے بچائے جو اس معاشرے میں پھیل رہی ہیں۔ اس کے لئے ہمیں وہی طریق اختیار کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں بتایا ہے یعنی یہ کہ اس کے حضور ہر روز پانچ مرتبہ سربسجود ہوں۔ یہ نجات کی راہ ہے اور جو لوگ اس راہ کو اختیار کرتے ہیں وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہتے ہیں بلکہ اُس کے پیار، اس کی رحمت اور اُس کے عظیم اجر کو پانے والے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی بعض آیات پیش کرنے کے بعد اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث بیان کروں گا جن سے نماز کی خاص اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے سامنے آیا اور کہا یا رسول اللہ! مجھے وہ چیز بتائیے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور وہ چیز جو مجھے آگ سے دور کر دے؟ اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ اگر اس نے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو جنت میں داخل ہو گا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی ید خل بہ الجنۃ... حدیث 104 اور 105)

ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ حدیث 246)

اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سخت تنبیہ کسی بھی مخلص مسلمان کے دل میں ایک خوف ڈالنے کے لئے کافی ہے۔

ایک اَور حدیث جو ہمیں بچپن سے ہی سکھائی جاتی ہے بہت اہمیت کی حامل ہے جس سے نماز کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جو خدام اور اطفال یہاں موجود ہیں انہوں نے اس حدیث کو کئی دفعہ سنا ہو گا۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوات الخمس کفّارۃ حدیث 528)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو۔ (جامع الترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء متی یؤمر الصبی بالصلوٰۃ حدیث 407) اس حدیث سے بچپن سے ہی نماز میں باقاعدگی اختیار کرنے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ نماز وہ سنگ بنیاد ہے جس پر بچوں کو اپنی مستقبل کی زندگی بنانی چاہئے۔

پس اطفال الاحمدیہ کے چھوٹے ممبروں کو بھی نمازوں کو توجہ کے ساتھ ادا کرنے اور چھوٹی عمر سے ہی اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بہر حال اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا ہے اور آپ کے سچّے خادم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی مانا ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو یقینی بنانا چاہئے کہ ہم پنجوقتہ نماز کو التزام کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہرگز اس خیال کا شکار نہ رہیں کہ 'صلوٰۃ' صرف ایک سال کے لئے بطور مرکزی عنوان ہے۔ بلکہ یہ مرکزی عنوان آپ کی پوری زندگی کی بنیاد بنی چاہئے۔

آپ خواہ کسی عمر کے ہوں، خواہ آپ کی عمر 70 سال ہو، 80 سال ہو یا اس سے بھی زیادہ ہو صلوٰۃ ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر ایک حقیقی مسلمان کا جینا محال ہے۔ اس کے بغیر کسی معیاری چیز کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ نماز میں سستی کا کوئی بہانہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

اس حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں اس لئے 5 وقت نماز ادا کرنے کے لئے ہمیں فرصت نہیں ہوتی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 253۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جیسا کہ مَیں نے کہا نماز اسلام کا ایک بنیادی جزو ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ارکان اسلام میں کلمہ طیبہ کے بعد دوسرا رُکن نماز ہے۔ نتیجۃً اگر ہم اسلام کو مانتے ہیں تو ہمیں ہر حال میں اس کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے ورنہ ہمارا ایمان لانا کھوکھلا اور بے فائدہ ہے۔ یہ ہمارے سامنے ایک ٹھوس حقیقت ہے۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں جن سے روز روشن کی طرح صلوٰۃ کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ ہمیں نماز کیسے ادا کرنی چاہئے۔ ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نماز بڑی

ضروری چیز ہے اور مومن کی معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 247۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نماز کس طرح پڑھنی چاہئے؟ اس حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتادے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں دست بستہ کھڑے ہو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 248۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا:

نماز میں "جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جُھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 248۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اَور موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 258۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حالت ہوتی تھی؟ اس حوالہ سے حضرت عائشہؓ اور کئی صحابہؓ نے گواہی دی ہے کہ آپ کامل گریہ و زاری، تذلل اور تبتل تام کی حالت میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(ماخوذ از سنن النسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النہار باب کیف الوتر بثلاث)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے افسوس کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ بہت سے لوگ نماز کو توجہ کے بغیر جلد ادا کرتے ہیں، اور جو اس کا حق ہے اس کے مطابق اسے ادا نہیں کرتے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کو مخاطب ہوتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہؓ کی طرح نمازیں ادا نہیں کرتے۔ بلکہ آجکل لوگوں نے نماز کو خراب کر رکھا ہے۔ نمازیں کیا پڑھتے ہیں ٹکریں مارتے ہیں۔ نماز کو بہت جلد جلد مُرغ کی طرح ٹھونگیں مار کر پڑھ لیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ہمیں خشوع اور خضوع اور پورے آداب کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 258۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نماز کو سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمیں صدقِ دل سے دعا کرنی چاہئے اور یقینی بنانا چاہئے کہ ہم نمازیں

پورے آداب سے اور تعدیلِ ارکان پورے طور پر ملحوظ رکھ کر ادا کر رہے ہیں۔ ہر رُکن کو احتیاط سے اور پوری توجہ کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔

بعض لوگوں کی نمازوں کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"گویا وہ نماز ایک ٹیکس ہے جس کا ادا کرنا ایک بوجھ ہے۔ اس لئے اس طریق سے ادا کیا جاتا ہے جس میں کراہت پائی جاتی ہے۔ حالانکہ نماز ایسی شے ہے کہ جس سے ایک ذوق، اُنس اور سرور بڑھتا ہے۔ مگر جس طرز پر نماز ادا کی جاتی ہے اس سے حضورِ قلب نہیں ہوتا اور بے ذوقی اور بے لُطفی پیدا ہوتی ہے۔"

آپؑ مزید فرماتے ہیں: "مَیں نے اپنی جماعت کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنے والی نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ حضورِ قلب کی کوشش کریں جس سے اُن کو سرور اور ذوق حاصل ہو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 443 تا 444۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے دعا یا نماز کے لئے اقام الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اقام الصلوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟ اس کا مطلب نماز کو کھڑا کرنا اور ادا کرنا ہے۔ یعنی یہ کہ جب نماز کا وقت ہو تو اسے ہر کام اور مصروفیت پر فوقیت دی جائے۔ اور اسے با جماعت ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ جب تک ایک شخص نماز قائم نہیں کرتا اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اقام الصلوٰۃ کے معنی ایک اور رنگ میں واضح فرمائے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ اس لئے فرمایا کہ نماز گری پڑتی ہے۔ کیونکہ اگر کسی شخص کی توجہ قائم رہتی تو نماز کے مقاصد حاصل نہیں کئے جاتے۔ مگر جو شخص اقام الصلوٰۃ کرتے ہیں تو اس کی روحانی صورت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں تو پھر وہ دعا کی محویت میں ہو جاتے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 444۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ توجہ کے ساتھ نماز ادا کرنے سے قاصر ہیں وہ صلوٰۃ کے حقیقی مقصد کو پا ہی نہیں سکتے۔ اگر ایک شخص نماز کے لئے کھڑا ہو مگر اس کا ذہن کہیں اَور ہو اور اُس کی توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ کہیں اَور بٹی ہوئی ہو تو نماز کے مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو پوری توجہ سے نماز ادا کرتے ہیں اور نماز کے دوران اپنے ذہنوں کو خیالات سے خالی کر دیتے ہیں تو ایسے لوگ نماز سے حقیقی روحانی فائدہ اُٹھانے والوں میں سے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور کامل طور پر جھکتے ہوئے ادا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے اخلاص، عاجزی اور انکساری شرط ہے۔ یقیناً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض لوگوں کی نمازیں اُن کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں اور اُن کی تباہی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ آپ کو حیرانی ہو رہی ہو گی کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے لئے نمازیں اُن کی تباہی کا موجب بنتی ہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس سوال کا جواب دیا ہوا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بعض لوگ اخلاص کے بغیر دعائیں کرتے ہیں۔ اُن کی نمازیں روحانیت سے خالی ہوتی ہیں اس کے نتیجہ میں وہ اُس روحانی سایہ کے نیچے آنے سے محروم رہ جاتے ہیں جو مومنوں کو غلط کاریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے برعکس وہ ایسی نماز ادا کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔ اُن کی غیر مخلصانہ اور کھوکھلی دعائیں ردّ کی جاتی ہیں اور اُن پر ماری جاتی ہیں۔ پس اُن کی خالی دعائیں لعنتی ہیں اور انہیں نقصان پہنچانے والی ہیں نہ کہ راحت اور آرام۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ نماز ایسی شئے ہے کہ سیّئات کو دُور کر دیتی ہے۔ جیسے سورۃ ہود آیت 115 میں فرمایا: اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ۔ یقیناً نماز کُل بدیوں کو دُور کر دیتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نماز پاک ہونے اور ہر قسم کی بدیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ حسنات سے مراد نماز ہے۔ مگر آج کل یہ حالت ہو رہی ہے کہ عام طور پر نمازی کو مکّار سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ عام لوگ بھی جانتے ہیں کہ یہ لوگ جو نماز پڑھتے ہیں یہ اسی قسم کی ہے جس پر خدا نے واویلا کیا ہے کیونکہ اس کا کوئی نیک اثر اور نیک نتیجہ مترتب نہیں ہوتا۔ اُن کی نمازیں خالی ہیں اور تقویٰ کی بجائے وہ اُن کی تباہی کا موجب بنتی ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اَور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں کے ترجمہ کو سمجھنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز طوطے کی طرح مت پڑھو۔ سوائے قرآن شریف کے جو ربّ جلیل کا کلام ہے اور سوائے ادعیہ ماثورہ کے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھیں۔ نماز بابرکت نہ ہو گی جب تک اپنی زبان میں اپنے مطالب بیان نہ کرو۔

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ اپنی زبان

میں اپنی دعاؤں کو پیش کرے اور رکوع میں، سجود میں مسنون تسبیحوں کے بعد اپنی حاجات کو عرض کرے۔ ایسا ہی التحیات میں اور قیام اور جلسہ میں۔

فرمایا کہ نماز کا تعہد کرو جس سے حضور اور ذوق پیدا ہو۔ فریضہ تو جماعت کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں۔ باقی نوافل اور سُنن کو جیسا چاہو طول دو۔ اور چاہئے کہ اس میں گریہ وبکا ہو۔ تاکہ وہ حالت پیدا ہو جاوے جو نماز کا اصل مطلب ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے متعدد اقتباسات پیش کئے ہیں جو ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ پنجوقتہ نماز کی بروقت اور توجہ کے ساتھ ادائیگی کتنی عظیم اہمیت کی حامل ہے۔ پس تمام خدام اور اطفال کو ہر حال میں نمازوں کو مقدم رکھنا چاہئے اور انہیں توجہ اور جو اُس کا حق ہے اس کے مطابق انہیں ادا کرنا چاہئے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا 'صلوٰۃ' کا مرکزی عنوان صرف ایک سال کے لئے نہیں ہے بلکہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگی بابرکت اور خوشحال ہو تو نماز وہ سنہری کنجی ہے جسے کبھی نہ چھوڑیں۔ اگر آپ حقیقی مومن بنا چاہتے ہیں اور شرائط بیعت کے پابند ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پنجوقتہ نماز میں باقاعدہ ہونا پڑے گا۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں تو جیسا کہ اُس نے بتایا ہے آپ کو اُس کے حضور سربسجود ہونا پڑے گا۔ جب تک آپ اپنی توجہ اور اپنی استطاعت کو نماز اور عبادت کی طرف مرکوز نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ آپ سے مطمئن نہیں ہو گا۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت فرض ہے۔ اگر آپ اُسے نظر انداز کریں گے اور دنیاوی خواہشات کی طرف توجہ دیں گے تو شاید دنیاوی عیش و عشرت اور آرام حاصل کرنے میں تو کامیاب ہو جائیں گے لیکن یاد رکھیں کہ ایک حقیقی مسلمان کی توجہ اگلی زندگی کی طرف مرکوز ہوتی ہے جو دائمی ہے نہ کہ اِس عارضی دنیا کی طرف جس کی خوشیاں تھوڑے عرصہ کے لئے ہیں۔ پس دائمی خوشیاں صرف اور صرف دعاؤں سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

اگر ہم نماز میں باقاعدہ ہیں اور ہم اخلاص اور سنجیدگی کے ساتھ دعائیں کر رہے ہیں تو ہماری زندگیاں کامیاب ہونے کے قابل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہم بدیوں، گناہوں اور بداخلاقیوں کے شکنجے سے آزاد ہو جائیں گے۔ ہمارا شمار اُن لوگوں میں ہو گا جو اپنے خالق کے حقوق اور ایک دوسرے کے حقوق دونوں ادا کرنے والے ہیں۔ ہمارا شمار اُن لوگوں میں ہو گا جو معاشرے میں پیار، رواداری اور ہمدردی پھیلانے والے ہیں۔ ہم حقیقی مسلمان ہوں گے۔ ہماری نمازیں ردّ ہونے اور ہمارے لئے لعنت کا باعث بننے کی بجائے ہمیں اپنے خالق کی طرف رفعت بخش رہی ہوں گی اور ہماری زندگیوں میں برکات کو بڑھانے کا ذریعہ ہوں گی۔ پس ہر احمدی مسلمان کو مسلسل نماز کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ رکھنی چاہئے خواہ وہ بچہ ہو، نوجوان ہو، جوان ہو یا بوڑھا ہو۔ اور ہر احمدی مسلمان کو اُن لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جن کی دعائیں خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث ہوں۔

آخر پر مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ایک اَور اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں دعاؤں کی بے مثال برکات کا ذکر ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رِقّت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو۔" فرمایا: "جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔" (ملفوظات جلد 6 صفحہ 93۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس جب آپ عاجزی اور کرب کی حالت میں دعا کرتے ہیں اور اس طرح دعا کرتے ہیں کہ آپ کی دعائیں دل کی گہرائیوں سے نکل رہی ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی برکات آپ کی طرف کھچی چلی آتی ہیں۔

مَیں تہِ دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس طریق پر نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی دعائیں جذبات، اخلاص اور درد سے بھری ہوئی ہوں جو آپ کو اللہ تعالیٰ کا پیار اور قرب نصیب کر رہی ہوں۔ سجدے کی حالت میں ہمارے دل اپنے آقا کے حضور پگھل رہے ہوں۔ ہم ایسی عاجزی اور ہمہ نیستی کے ساتھ دعا کرنے والے ہوں جس میں ہمارے وجود کا ہر ذرّہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کی حالت میں ہو۔

دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی ایسی دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں جو ہمارا حقیقی مقصد ہے۔ اگر ہم اس طریق پر عبادت کرنے کے قابل ہوتے ہیں تو ہم نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے بلکہ ہم انسانیت کے بھی حقوق ادا کر رہے ہوں گے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب پا گیا ہو اور وہ اُس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے سے غافل ہو۔ پس اِنہیں دو مقاصد کے لئے اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بعثت ہوئی ہے تا کہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا

ہو اور انسانیت کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگر ہم ان دو مقاصد کو پورا کرنے کے لئے اُس روحانی مشعل کو پکڑنے کے قابل ہو جائیں گے جن کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے تو پھر بلا شبہ دنیا کی توجہ ہماری طرف ہو گی اور ہماری طرف مائل ہونے والے لوگوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔ تب ہی ہم اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلانے اور لوگوں کو اس طرف لانے کی ذمہ داری ادا کرنے والے ہوں گے۔ یہ وہ عظیم کام اور مشن ہے جسے مجلس خدام الاحمدیہ کو اخلاص کے ساتھ قبول کرنا چاہئے۔

آپ کو دن رات اُن لوگوں کا رڈ کرنے کے لئے جو اسلام کے نام کو بدنام کر رہے ہیں یا اسلام پر بے بنیاد الزامات لگا رہے کام کرنا چاہئے۔ آپ لوگوں کو اسلام کی روشن تعلیمات کو دور دور تک پھیلانے کے لئے پیش پیش ہونا چاہئے تاکہ ہم وہ بابرکت دن دیکھنے والے ہوں جب دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے متحد ہو گی۔ آپ لوگوں کا شمار اُن لوگوں میں ہونا چاہئے جو اپنے دین کی خاطر ہر چیز کو قربان کرنے کے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ تب ہی آپ دنیا میں انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف لانے والے روحانی انقلاب کو برپا کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔ تب ہی ہم آج کی کالی گھٹاؤں کو صاف نیلے آسمان میں بدلتا ہوا دیکھیں گے۔ تب ہی ہم اُس انتہائی اہم زمانے کے گواہ ہوں گے جب اللہ تعالیٰ کی شریعت دنیا بھر میں حاوی ہو گی۔ پس اس عظیم کام کے لئے آپ کو ہمیشہ تیار اور مستعد رہنا چاہئے۔ آخری دم تک اسے اپنی زندگیوں کا اوّلین کام اور مقصد سمجھیں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا یہ کام صرف ایک سال یا چند دنوں کا نہیں ہے بلکہ یہ کام آپ کی پوری زندگی کے ساتھ رہنا چاہئے۔ یہ آپ کی زندگیوں کا واحد مقصد ہے جسے آپ کو چھوٹی عمر سے ہی سمجھنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کو برکات سے نوازتا رہے۔ آمین۔ اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

☆...☆...☆

خدا کی ہستی کے متعلق عقلی دلائل

(قسط نمبر 10)
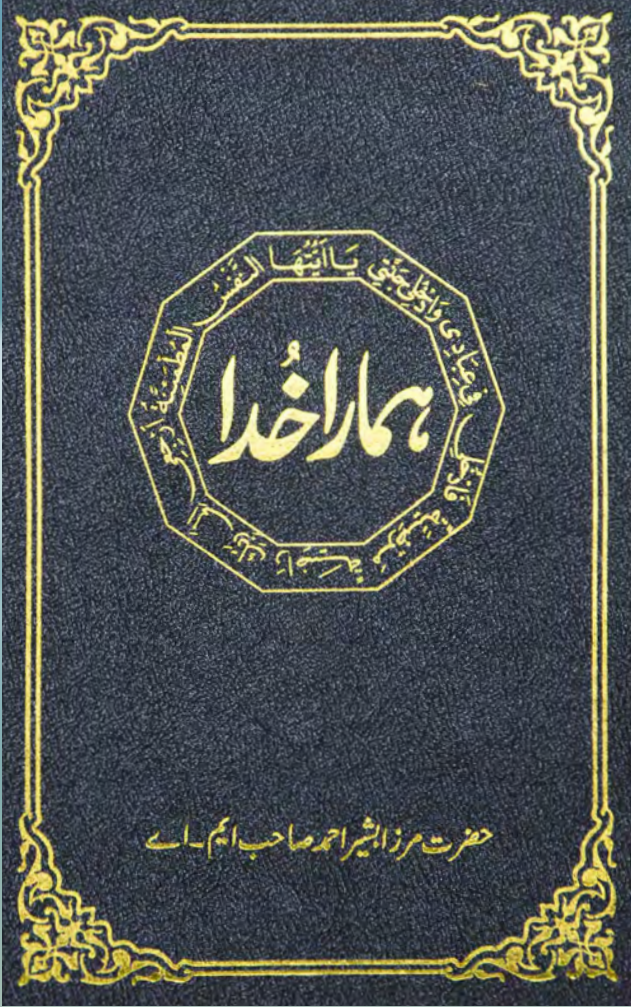
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14/اگست 2016ء کو کینیڈا میں واقفین نو کی کلاس میں ایک واقفِ نو سے دریافت فرمایا:

"ہمارا خدا" جو کتاب ہے، آپ نے پڑھی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انگریزی میں اس کا نام Our God ہے۔ اسے ضرور پڑھو۔ ہر وقفِ نو کو یہ کتاب پڑھنی چاہئے کیونکہ آجکل دہریت کا زور ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 9/دسمبر 2016ء)

فطری دلیل

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اُس کی فطرت کی آوازیں زیادہ وضاحت کے ساتھ اس کے کانوں میں سنائی دینے لگتی ہیں۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ جوانی میں عموماً ہزاروں قسم کی غفلتیں انسان کو گھیرے رکھتی ہیں اور دنیاوی کاروبار کی بھی کثرت ہوتی ہے اور جذبات بھی جوش کی حالت میں ہونے کی وجہ سے عموماً حدِّ اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ لیکن جب انسان بوڑھا ہونے لگتا ہے تو یہ جوش و خروش ٹھنڈا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور یہ غفلتیں دور ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور دنیاوی کاروبار سے بھی قدرے فرصت ملتی ہے تو اس صورت میں فطرت کو پھر موقع مل جاتا ہے کہ اپنی آواز انسان کے کانوں تک پہنچا سکے۔ دیکھ لو دہریوں میں اکثر جوان نظر آئیں گے اور جب اُن کی جوانی ڈھلنے لگتی ہے تو عموماً اس کے ساتھ ہی اُن کے خیالات میں ایک تغیّر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بڑھاپے کی حالت میں پہنچ کر بہت سے دہریہ خدا کے قائل ہو جاتے ہیں کیونکہ اب اُن کی فطری آواز ان تک پہنچتی رہتی ہے اور اُن کو مجبور کرتی ہے کہ وہ انکار سے باز آجائیں۔ مستثنیات کا سوال الگ ہے ورنہ عام قاعدہ یہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ہاں اگر کسی شخص کو بڑھاپے میں بھی ایسے حالات درپیش رہیں کہ جو اس کی فطرت کو دبائے رکھیں تو وہ بیشک دہریت کی حالت پر ہی قائم رہے گا لیکن چونکہ اس قسم کے غافل کُن حالات زیادہ تر جوانی میں ہی پیش آتے ہیں اس لئے دہریت کا شکار بھی اکثر نوجوان ہی ہوتے ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تبدیلی فطرت کی آواز کی وجہ سے نہیں بلکہ

موت کے ڈر کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یعنی جب ایک بوڑھا شخص دیکھتا ہے کہ اب میری موت قریب ہے تو طبعاً وہ خائف ہونا شروع ہوتا ہے اور اس خوف کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دلیل تو ہمارے حق میں ہے نہ کہ ہمارے خلاف۔ موت کا خوف بھی تو ایک فطری آواز ہے ورنہ ایک دہریہ کیا اور موت کا خوف کیا؟ جو شخص اپنی زندگی کو محض اتفاق کا نتیجہ قرار دیتا ہے اس کی نظر میں موت سوائے اس کے اور کوئی حقیقت نہیں رکھ سکتی کہ وہ زندگی جو اتفاق کا نتیجہ تھی اب اتفاق کے نتیجہ میں ہی یا کسی اور وجہ سے اُس کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو رہا ہے، اور بس۔ پس موت کا قرب ایک دہریہ کے دل پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتا۔ لہٰذا ثابت ہوُا کہ خود موت کا خوف بھی کسی اندرونی تغیّر کا نتیجہ ہے اور اسی کا نام ہم فطرت کی آواز رکھتے ہیں۔ بات وہی ہے کہ جب غفلت اور ظُلمت کے پردے اُٹھنے شروع ہوتے ہیں تو ہماری فطرت پھر ہمارے دل پر حکومت کرنے کا موقعہ پالیتی ہے اور ہم ایک غیر محسوس طاقت سے ایمان باللہ کی طرف کھنچنا شروع ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں۔

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

الغرض فطرتِ انسانی ہستیٔ باری تعالیٰ کا ایک زبردست ثبوت ہے جس سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا اور یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا سراسر احسان ہے کہ اُس نے ہماری ہدایت کے لئے ہماری فطرت کے اندر ہی ایمان کا بیج بو رکھا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے: وَفِيٓ اَنۡفُسِكُمۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ (الذّاریات:22) یعنی اے لوگو! تمہیں اِدھر اُدھر جانے کی ضرورت نہیں تمہارے تو خود اپنے نفسوں میں خُدائی آیات موجود ہیں مگر تم دیکھو بھی۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اس شاعر نے تو نہ معلوم کس خیال سے یہ شعر کہا ہو گا لیکن اس میں شک نہیں کہ خدا نے اپنی تصویر ہر انسان کے دل میں منقوش کر رکھی ہے مگر متکبّر انسان اپنی گردن کو جھکانے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ خدا نے ہر انسان کی فطرت کے اندر اپنے عشق کی چنگاری مرکوز کی ہے مگر کم ہیں جو اس آگ کو بجھنے سے بچاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خُوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

(ہمارا خدا۔ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ۔ صفحہ 55 تا 57)

☆...☆...☆

صحابہؓ اور نماز باجماعت

عام عبادات اور نوافل کے علاوہ نماز پنجگانہ کو نہایت پابندی اور اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرتے تھے۔ حضرت سفیان ثوری روایت کرتے ہیں كَانُوۡا يَتَبَايَعُوۡنَ الصَّلٰوةَ الۡمَكۡتُوۡبَتَهَ فِي الۡجَمَاعَتِهٖ یعنی صحابہ کرام خرید و فروخت تو کیا کرتے تھے لیکن نماز باجماعت کبھی نہ چھوڑتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آ گیا۔ صحابہ فوراً اپنی دکانیں اور کاروبار بند کر کے مسجد کی طرف چل دیئے۔ رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ یعنی صحابہ ایسے لوگ ہیں جن کو تجارت کے کاروبار خدا تعالیٰ کی یاد سے نہیں روکتے۔

(فتح الباری ج4 ص253)

نماز باجماعت کا صحابہ اس قدر خیال رکھتے تھے کہ سخت مجبوری اور معذوری کی حالت میں بھی اسے چھوڑنا گوارا نہ کر سکتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض بیمار اور معذور دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا لے کر جماعت میں شریک ہونے کے لئے مسجد آتے تھے۔

(نسائی کتاب الامامۃ)

حضرت معاذؓ اپنی قوم کے امام الصلوۃ تھے مگر نماز کا اس قدر شوق تھا کہ پہلے مسجد نبوی میں حاضر ہو کر آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے۔ اور پھر اپنی قوم میں آ کر انہیں نماز پڑھاتے تھے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ)

شعبہ وقفِ نَو، مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے زیر انتظام

واقفین نو کا دورۂ سپین
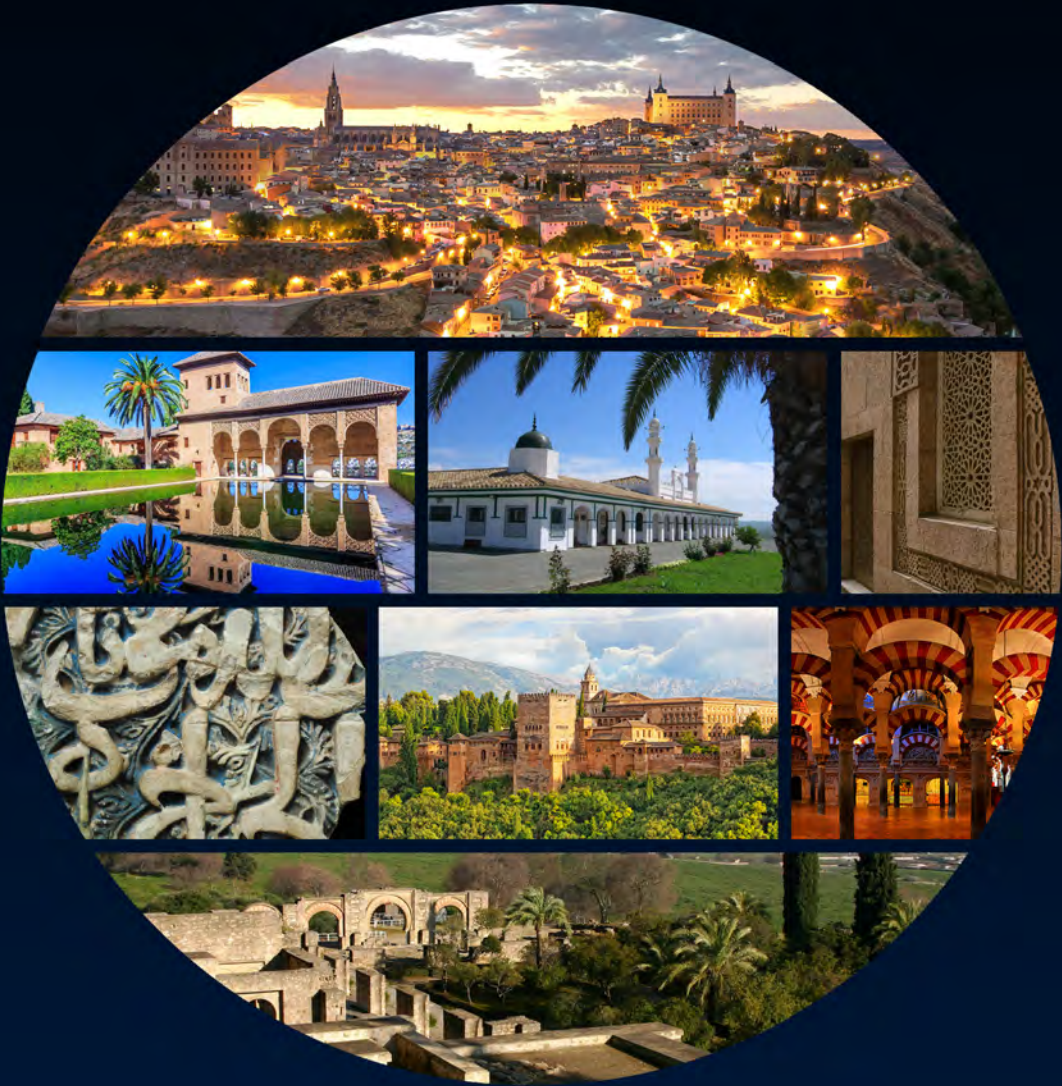
(رپورٹ: مشرف احمد۔ معاون صدر برائے وقفِ نو، مجلس خدام الاحمدیہ یوکے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل وقفِ نو اجتماع یوکے 2018ء کے موقع پر فرمایا تھا کہ ”اسلام ایک پُر امن، محبت والا اور رحم کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔ دوسروں سے زیادہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو اسلام کی یہ حقیقی تصویر دکھائیں۔ پس weekends یا چھٹیوں کے دوران آپ کو تبلیغ کرنی چاہئے اور اسلام پر جو جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں ان کے دفاع میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ جماعت اور جماعت کی ذیلی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ دونوں تبلیغی پروگرام اور تقریبات منعقد کرتے ہیں۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے زیر انتظام 23 واقفینِ نو خدام نے 24 تا 31 اکتوبر 2018ء تبلیغ کے لئے اور اسلامی تاریخ سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے سپین کا دورہ کیا۔ 24 اکتوبر 2018ء کو یہ واقفین نو مسجد فضل لندن میں جمع ہوئے جہاں خاکسار نے دورہ کے حوالہ سے انہیں ہدایات دیں اور اس کی اہمیت کے بارہ میں بتایا۔ 11 بجکر 45 منٹ پر مسجد فضل لندن سے لندن Stansted Airport کے لئے روانگی ہوئی۔ سپین کے Malaga Airport پر مکرم قیصر محمود ملک صاحب، مربی سلسلہ سپین نے واقفین نَو کا استقبال کیا جہاں سے مسجد بشارت پیدرو آباد سپین کے لئے روانگی ہوئی۔ رات گیارہ بجے مسجد بشارت آمد ہوئی۔ اس دورہ کی مناسبت سے واقفینِ نَو کو خاص جیکٹس مہیا کی گئیں جن کے پیچھے سپینش زبان میں ”محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں“ لکھوایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جیکٹس بہت مفید ثابت ہوئیں اور دورہ کے دوران کئی لوگوں کی توجہ کا مرکز بنیں۔ بعض نے خاص طور پر ان جیکٹس پر ”محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں“ کی تحریر کی تصاویر لیں۔

پروگرام کے مطابق دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد، نماز فجر اور درس القرآن سے ہوتا تھا۔ ناشتہ کے بعد مختلف تاریخی مقامات کے وزٹ اور لیف لیٹنگ کے لئے روانگی ہوتی۔ پہلا مقام اشبیلیہ (Seville) شہر کا Cathedral تھا۔ یاد رہے کہ اشبیلیہ مسلمانوں کے دَور میں اندلس کا دار الحکومت رہا ہے۔ اور اس کا Cathedral تاریخ اسلام میں اس لئے اتنا اہمیت کا حامل ہے کیونکہ مسلمانوں کے دَور میں یہ مسجد کے طور پر تعمیر ہوا تھا لیکن اب ایک گرجا میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بعد ازاں قصرِ اشبیلیہ (Alcazar) کو وزٹ کیا جو ایک شاہی محل ہے اور پہلے یہ دراصل مسلمانان اندلس کا ایک قلعہ ہوا کرتا تھا۔

اِن تاریخی مقامات کو دیکھنے کے بعد واقفین نَو نے لیف لیٹنگ (leafleting) کی اور مقامی لوگوں کے ساتھ تبلیغی گفتگو بھی ہوئی۔ واقفینِ نو نے قرطبہ کی مسجد بھی دیکھی اور مسلمانان اندلس کے فن تعمیر اور اس میں خطاطی کو دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ مالاگا (Malaga)، جبل الطارق (Gibraltar) اور الحمرا (Alhambra) بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ اس دورہ کے دوران یہ کوشش کی گئی کہ ہر جگہ

لیف لیٹس تقسیم کئے جائیں تا کہ جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کا پُر امن پیغام سپین کے لوگوں تک پہنچے۔ Gibraltar میں ایک صحافی سے بھی رابطہ ہوا جسے جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ پیدرو آباد میں سپین کے پہلے مبلغ سلسلہ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب کے مزار پر دعا کرنے کا موقع ملا۔ مکرم امیر صاحب سپین کے ساتھ ایک نشست بھی ہوئی جس میں آپ نے سپین میں تاریخِ اسلام اور احمدیت کے بارہ میں بتایا۔ جماعت سپین نے ہمارا بہت خیال رکھا اور رہائش بھی بہت اچھی تھی۔ الحمد للہ۔

سوشل میڈیا کے ذریعہ خاص مواقع کی ویڈیوز ساتھ ساتھ شیئر کی جاتیں۔ اس دورہ کی رپورٹ MTA News نے بھی نشر کی جسے یوٹیوب پر دیکھا جا سکتا ہے۔ 11 واقفینِ نَو نے دورہ کے دوران حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصنیف ”کشتی نوح“ کا مکمل مطالعہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کُل 3500 لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

☆...☆...☆

مسلمانوں کی ایجادات

(محمد زکریا ورک)

برتن اور کپڑے

اسلامی دنیا میں بعض شہر اپنی مصنوعات کی وجہ سے مشہور تھے جیسے خراسان شیشے کے کارخانوں کے لئے۔ بصرہ صابن، کاغذ اور قواریر کے لئے۔ کوفہ ریشمی کپڑوں کی تیاری اور ملک شام سونے چاندی کے قسم ہا قسم کے برتن بنانے کے لئے مشہور تھا۔ اندلس میں تلواریں بنانے میں طلیطلہ اور کاغذ بنانے میں قرطبہ کا اپنا مقام تھا۔ قرطبہ کے بنے چمڑے کو قرطبی(Cordwain) اور بغداد کے کپڑے کو بالڈاچین(Baldachin) کہا جاتا تھا۔ موصل کے بنے ہوئے کپڑے کو ململ(Muslin) کہتے تھے۔

گلاس

ساتویں صدی میں مشرقِ وسطیٰ میں گلاس کا استعمال عام تھا۔ عراق کے شہر سامرا میں گلاس بنائے جاتے تھے۔ موصل اور نجف میں بھی اعلیٰ قسم کا گلاس بنتا تھا۔ دمشق کے علاوہ رقہ، حلب، سیڈون، ہبران بھی گلاس بنانے کے مراکز تھے۔ دمشق کا گلاس پوری اسلامی دنیا میں سب سے اچھا سمجھا جاتا تھا۔ گلاس سے فلاسک، بوتلیں، شراب کی بوتلیں اور عطر کی شیشیاں نیز کیمسٹری کے تجربات کے لئے ٹیسٹ ٹیوب بنائی جاتی تھیں۔ گیارہویں صدی میں گلاس کھڑکیوں میں لگایا جاتا تھا۔ بارہویں صدی میں مسلمان منقش گلاس استعمال کرتے تھے۔ گلاس کے استعمال کے لئے مصر میں قاہرہ اور اسکندریہ مشہور تھے۔ گیارہویں صدی میں یونان میں مصر کے کاریگروں نے دو فیکٹریاں لگائیں تو یورپ میں اس کا استعمال شروع ہوا۔ منگولوں کے حملوں کے بعد شام سے بہت سارے کاریگر یورپ چلے گئے۔ پھر صلیبی جنگوں کے دوران وینس (اٹلی) کے کاریگروں نے 1277ء کے ایک معاہدے کے تحت شام سے گلاس بنانا سیکھا۔ وینس کے لوگوں نے اس فن کو خوب ترقی دی اور تیرہویں صدی میں آرٹ کا مظاہرہ گلاس پر کیا جانے لگا۔

اسلامی سپین میں غالباً ابنِ فرناس نے سب سے پہلے گلاس بنایا تھا۔ اس نے اپنے گھر میں ایک پلینی ٹیریم بنایا جس میں ستارے، بادل حتیٰ کہ آسمانی بجلی کو بھی دیکھا جا سکتا تھا۔ مشہور عرب امریکن تاریخ داں فلپ ہتی نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ابنِ فرناس دنیا کا پہلا انسان تھا جس نے قرطبہ کی پہاڑی سے ہوا میں اڑنے کی کوشش کی تھی۔

صابن

صابن مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ صابن بنانے کی ترکیب رازی نے تفصیل سے لکھی ہے۔ صابن بنانے کا عمل زیتون کے تیل اور الکلی پر مشتمل تھا۔ بعض دفعہ اس میں نیترون بھی شامل کیا جاتا تھا۔ شام صابن سازی کا مرکز تھا، جہاں رنگین ،خوشبودار اعلیٰ قسم کا صابن بنایا جاتا تھا۔ شام کے شہروں نابلس، دمشق، حلب اور سامرا سے صابن غیر ممالک کو برآمد کیا جاتا تھا۔ مسلمان صفائی کو ایمان کا نصف حصہ جانتے ہیں اس لئے صابن کا استعمال اسلامی ممالک میں ایک ہزار سال قبل ہو گیا تھا جبکہ اس وقت یورپ میں نہانا معیوب فعل سمجھا جاتا تھا۔ انیسویں صدی میں ملکہ برطانیہ وکٹوریہ غسل لینے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی تھیں اس لئے وہ خوشبو کا استعمال بہت کرتی تھیں۔ اسلامی سپین میں کپڑا بھی نہایت عمدہ بنایا جاتا تھا۔ یہاں کے کپڑے کی مانگ پوری دنیا میں تھی۔

☆...☆...☆

لندن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی ایک جھلک

فروری اور مارچ 2018ء

مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس کی ذاتی ڈائری میں سے ایک انتخاب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17؍مارچ 2018ء کو پندرھویں (15) سالانہ پیس سمپوزیم کے موقع پر طاہر ہال بیت الفتوح میں خطاب فرمایا۔ حضور انور کا خطاب بہت پُر کشش اور ایمان افروز تھا جس نے شاملین کی ایک بھاری اکثریت پر بڑا گہرا اثر چھوڑا۔

حضور انور کی مصروفیات صرف پیس سمپوزیم کی تقریب پر ہی محدود نہیں تھیں بلکہ ذاتی طور پر بھی حضور انور نے کئی مہمانوں کو اُس دن یا کسی اور دن ملاقات کا شرف بخشا۔ نیز حضور انور نے دو پریس کانفرنسز میں میڈیا کے نمائندوں کے سوالات کے جوابات دیئے اور مختلف معززین کے ساتھ میٹنگز کا انعقاد کیا۔ پس صرف وہی ایک ہفتہ مصروفیات سے پُر نہیں تھا بلکہ پورا مہینہ نہایت بابرکت ثابت ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کا ایک نیا تاریخ ساز باب معرضِ وجود میں آیا۔

عابد صاحب لکھتے ہیں کہ پیس سمپوزیم کے چند دن بعد ایک ملاقات میں حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ مَیں پیس سمپوزیم کے ایّام میں اپنے مشاہدات کے بارہ میں لکھوں۔

خطاب کے نوٹس کی تیاری

حضور انور نے مجھے 19؍فروری کی صبح کو اطلاع دی کہ اگلے ہفتہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے نیشنل وقفِ نَو اجتماع کا انعقاد ہو رہا ہے اور حضورانور دونوں مواقع پر خطاب فرمائیں گے۔ مختصر یہ کہ حضور انور نے دونوں خطابات کی اِملا لینے کے لئے مجھے بلایا۔ چنانچہ جب میں حاضر ہوا تو حضور انور نے فرمایا: 'عابد، میرا خیال ہے کہ اِملا کے لئے تمہیں کل دوبارہ آنا پڑے گا۔ اس دوران مَیں کچھ نوٹس بھی تیار کر لوں گا اگر مجھے موقع ملا۔'

اگلے روز مَیں صبح کے وقت حضور انور کے آفس پہنچا اور میری خوش نصیبی تھی کہ مجھے دو گھنٹے حضور انور کے خطابات سننے کی سعادت نصیب ہوئی اور ساتھ ساتھ جس طرح حضور انور فرماتے ان خطابات کو ٹائپ کرنے کی توفیق ملی۔

پہلے حضور انور نے واقفاتِ نَو کے خطاب کی املا کرائی۔ مَیں حضور انور کے الفاظ سُنتا رہا اور ساتھ حیران ہوتا رہا کہ کس شاندار انداز میں حضور انور اسلام میں عورتوں کے حقوق بیان فرما رہے تھے۔ حضور انور نے بتایا کہ عورتیں 'قوم کی معمار' ہیں اور یہ کہ 'آتی جاتی' ماڈرن چیزوں کی طرف مائل ہونے کی بجائے 'احمدی مسلمانوں کو قرآن کریم کی تعلیمات پر قائم رہنا چاہئے جو ہمیشہ رہنے والی تعلیمات ہیں۔'

حضور انور نے مزید فرمایا: 'احمدی خواتین کو اپنے آپ سے سوال کرنا چاہئے کہ اگر اُن کے خالق، اللہ تعالیٰ نے بذات خود اُن کی ضرورتوں کے مطابق عورتوں کے حقوق قائم فرمائے ہیں تو مرد کون ہوتے ہیں حقوق قائم کرنے والے؟'

عابد صاحب لکھتے ہیں کہ حضور انور جب اِملا کراتے ہیں تو بعض اوقات کچھ نکات لکھنے سے رہ جاتے ہیں۔ یا مجھے وہ صحیح طرح سنائی نہیں دیتے۔ شکر ہے کہ حضور انور نے مجھے املا ریکارڈ کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ چنانچہ بعد میں مَیں اُن نکات کو سُن کر شامل کر لیتا ہوں یا مجھ سے جو غلطیاں ہوئی ہوتی ہیں اُنہیں درست کر لیتا ہوں۔ مثال کے طور پر حضور انور نے املا کے دوران بائبل کا ایک نسخہ نکالا اور اس میں سے ایک واقعہ سنایا۔ بد قسمتی سے اُس میں سے نصف الفاظ مَیں لکھ نہ سکا چنانچہ بعد میں مَیں نے وہ ریکارڈنگ سن کر اُن الفاظ کا اضافہ کیا جو رہ گئے تھے۔

واقفات نو کے خطاب کی املا کے دوران حضور انور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بیان فرمودہ ایک واقعہ سنایا جس کا ماحصل یہ تھا کہ مسلمان عورتوں کو گروپ بندیوں اور مختلف سرگرمیوں سے اپنے حقوق حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مَردوں اور عورتوں کے درمیان حقیقی مساوات قائم فرما چکا ہے۔

واقفاتِ نَو کے خطاب کی اِملا کے اختتام پر مَیں نے کہا: 'حضور نے حضرت مصلح موعودؓ کا بیان فرمودہ ایک واقعہ سنایا ہے اور آج 20؍فروری یوم مصلح موعود بھی ہے۔ مجھے خیال آیا کہ شاید حضور نے جان بوجھ کر اس واقعہ کو شامل فرمایا ہے'۔

اس پر حضور انور نے کچھ نہ فرمایا۔ چنانچہ مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ ایک اتفاق تھا اور یہ کہ حضرت مصلح موعودؓ کے بیان فرمودہ واقعہ کا ذکر یوم مصلح موعود کی وجہ سے نہیں تھا۔

اس کے بعد حضور انور نے وقفِ نَو لڑکوں کے خطاب کی املا کرائی۔ حضور انور کے اس خطاب کا انداز کچھ مختلف تھا۔ اس میں لڑکوں کے لئے

ایسی ہدایات اور نکات زیادہ تھے جو عمل سے تعلق رکھتے ہیں۔اختتام پر مَیں نے حضور انور سے اس بات کا ذکر بھی کیا جس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ بالارادہ تھا اور لڑکوں اور لڑکیوں کے مختلف مزاج کے مطابق تھا۔

واقفاتِ نَو اور واقفینِ نَو کا اجتماع

حضور انور نے واقفاتِ نَو اور واقفینِ نَو دونوں کے اجتماع میں خطاب فرمایا جن کا انعقاد 24 اور 25 فروری 2018ء کو ہوا، الحمد للہ۔

واقفات نَو سے خطاب میں حضور انور نے فرمایا:'آپ کو اس بات پر فخر ہونا چاہئے کہ آپ کی بنیادی ذمہ داری آنے والی نسلوں کے تربیتی معیار کو بلند کرنا اور ان کے لئے اعلیٰ ترین معیار قائم کرنا ہے تا کہ وہ ان

معیاروں کو اپنانے والی ہوں اور ان پر چلنے والی ہوں۔'

حضور انور نے مزید فرمایا:'بے شک معاشرے کی اچھائیوں کو اپنائیں مگر یہ کبھی نہ بھولیں کہ راہ کی حقیقی مشعل قرآن کریم ہے جو ہمیشہ رہے گی۔اور ہمارے لئے حقیقی اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے۔'

واقفین نَو سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:'آجکل بہت سے لوگوں کا اسلام کے بارہ میں منفی نظریہ ہے۔چنانچہ آپ سب کے لئے اس غلط نظریہ کو دُور کرنے کا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔اسلام ایک پُر امن، محبت والا اور رحم کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔پس دوسروں سے زیادہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو اسلام کی یہ حقیقی تصویر دکھائیں۔'

فرانس کے نَومبائعین کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

اُس weekend پر صرف اجتماعات ہی کا انعقاد نہیں ہوا بلکہ دفتری ملاقاتوں، فیملی ملاقاتوں اور میٹنگز معمول کے مطابق اسی طرح جاری رہیں۔گزشتہ چند سالوں سے یہ طریق عام ہو چکا ہے کہ احمدی اکٹھے سفر کر کے وفد کی صورت میں حضور انور سے لندن میں ملاقات کے لئے آتے ہیں۔جب حضور انور لندن میں ہوتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ تقریباً ہر weekend پر بیرون ملک سے کوئی نہ کوئی گروپ یا وفد حضور انور سے ملنے آتا ہے۔مثال کے طور پر 24/فروری بروز ہفتہ فرانس کے 92/احمدیوں کا وفد جن میں اکثر نَو مبائعین تھے حضور انور سے ملاقات کرنے آئے۔اکثر مراکش اور الجزائر سے تعلق رکھتے تھے۔

دورانِ ملاقات ایک احمدی نے بتایا کہ اس کے بعض فیملی ممبرز ایک غیر احمدی سے متاثر ہو کر جماعت سے دُور ہو رہے ہیں۔اس نے حضور انور سے دعاؤں کی درخواست کی جس پر حضور انور نے فرمایا:

"آپ کو فیملی ممبرز کے ساتھ تعلقات توڑنے نہیں چاہئیں۔بلکہ نرمی اور پیار کے ساتھ اپنے فیملی ممبرز کو احمدیت کی حقیقی تعلیمات سمجھانے کی کوشش کریں۔انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی حقیقت سمجھائیں۔انہیں سمجھائیں کہ جو تعلیم غیر احمدی دیتا ہے وہ غلط ہے۔لیکن یاد رکھیں کہ سختی اور غصہ کی کوئی ضرورت نہیں۔"

HumanityFirst کانفرنس کے موقع پر حضور انور کا خطاب

مارچ کے پہلے weekend پر Humanity First انٹرنیشنل کی سالانہ کانفرنس بمقام طاہر ہال بیت الفتوح منعقد ہوئی۔حضور انور 3/مارچ بروز ہفتہ اس کانفرنس میں رونق افروز ہوئے۔اس کانفرنس میں مختلف

ممالک سے تعلق رکھنے والے مندوبین نے Humanity First کے مختلف پراجیکٹس پر مذاکرات کئے اور اپنے اپنے تجربات شیئر کئے۔

حضور انور کا خطاب نہایت جذباتی ثابت ہوا اور اس حوالہ سے ایک یاددہانی بھی تھا کہ Humanity First کے کاموں کی بنیاد اسلامی تعلیمات پر ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: 'تکلیف کی وجہ کوئی بھی ہو، اگر ہم سچے مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں تو ہمارا اوّلین فرض ہے کہ تکلیف میں مبتلا لوگوں کی تکالیف کو دُور کرنے اوراُن کے غم کو کم کرنے کی کوشش کریں۔'

حضور انور نے مزید فرمایا: 'دنیا کی کوئی بھی جگہ ہو، یا لوگوں کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو Humanity First کو غربت اور مشکلات میں دبے ہوئے لوگوں کو آرام پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ آپ کا مِشن ہے۔ یہ آپ کی ڈیوٹی ہے۔ اور یہ آپ کا ایمان ہے۔'

خطاب سے قبل Humanity First پاکستان کے کاموں پر مشتمل ایک ویڈیو دکھائی گئی تھی۔ اس ویڈیو کے background میں سازوں کی موسیقی بھی شامل تھی۔ حضور انور نے واضح طور پر فرمایا کہ یہ غلط ہے۔

حضور انور نے فرمایا: 'جب ہم اس قسم کی فلمز یا ڈاکومنٹریز بناتے ہیں تو ان میں کوئی موسیقی نہیں ہونی چاہئے۔ اس بات کو مَیں اس وجہ سے اُٹھا رہا ہوں تا کہ جماعت کے دوسرے ادارے اور دوسرے ممالک میں قائم HumanityFirst اس نمونہ پر نہ چل پڑیں۔ اس کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ اگر ایک نظم شامل کی جاتی تو بہتر ہوتا۔'

USA کی لجنہ اور ناصرات کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

4؍مارچ 2018ء کو USA سے تقریباً 100 لجنہ اور ناصرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ ان ممبرات میں سے بعض ایسی تھیں جنہوں نے حضور انور سے پہلے کبھی ملاقات نہیں کی تھی۔

کچھ دن بعد میری ملاقات میں حضور انور نے از راہ شفقت اپنے آفس میں اس ملاقات کی DVD ریکارڈنگ چلائی۔ مَیں ریکارڈنگ سنتا رہا اور حضور انور دفتری امور میں مصروف رہے۔ تاہم وقتاً فوقتاً ریکارڈنگ کو ملاحظہ کر کے تبصرہ بھی فرماتے۔ یہ تو واضح ہے کہ حضور انور اس ملاقات سے نا صرف خوش تھے بلکہ حضور انور نے اس بات کو بھی سراہا کہ لجنہ سفر اختیار کر کے ملاقات کے لئے آئیں۔

☆...ایک احمدی لڑکی نے سوال کیا کہ احمدی خواتین شاذ ہی جماعتی تقریبات میں مَردوں کے سامنے بات کرتی ہیں۔ کیا یہ حدبندی اسلام کا حصہ ہے یا اس میں صرف پاکستانی ثقافت کا دخل ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: پردے کا حکم قرآن کریم کے احکامات میں سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے دَور میں اس پر عمل ہوتا تھا۔ اس کا تعلق ثقافت سے نہیں ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا: احادیث کی متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ پردے کے پیچھے مسلمان مَردوں کو لیکچر دیا کرتی

تھیں۔ گو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دین کا نصف علم عائشہؓ سے سیکھو۔ اس کے باوجود حضرت عائشہ مَردوں کے سامنے نہیں آیا کرتی تھیں اور پردہ کرتیں۔ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کا حال تھا جو اُمّ المومنین ہیں یعنی مومنوں کی ماں ہیں۔

مکرم عابد صاحب لکھتے ہیں: حضور انور کا جواب جب مکمل ہوا تو حضور انور نے اپنے کام سے توقف فرمایا اور میری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: 'اُس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں حضرت عائشہؓ کی مثال ڈالی تھی کہ وہ اُمّ المومنین ہیں اور ہر وقت پردہ کا اعلیٰ ترین معیار قائم فرماتی تھیں۔ ایسے سوالوں کے جوابات میں اِس نکتہ کو پیش کرنا چاہیے۔'

ایک 15 سالہ لڑکی نے ذکر کیا کہ چند ہفتہ قبل Florida کے ایک سکول میں جو شوٹنگ ہوئی اس کے متاثرین کی یاد میں امریکہ کے مختلف سکول ایک 17 منٹ کی walk-out میں حصہ لینے لگے ہیں۔ کیا احمدی طلباء اس میں حصہ لے سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ اگر یہ walk-out پُر امن ہے اور جان دینے والے لوگوں کو خراج تحسین پیش کرنے کی نیت سے کیا جارہا ہے تو اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ لیکن احمدی طلباء کو حکومت اور لیڈرز کے خلاف نعرے بلند کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ''بلا وجہ قتل کئے جانے والوں کو خراج تحسین پیش کرنا اچھی بات ہے اور حقیقت میں یہ کہنا کہ اُن کو شہید کیا گیا ہے کوئی غلط بات نہیں ہوگی۔ پس آپ اِن پُر امن تقریبات میں حصہ لے کر اپنے ہم وطنوں سے پیار اور ہمدردی کے جذبات بانٹ رہے ہوں گے اور حبّ الوطنی کا مظاہرہ کر رہے ہوں گے۔''

بیت الفتوح کی نئی تعمیر ہونے والی عمارت کی تقریب سنگ بنیاد

گزشتہ کچھ دنوں سے یوکے میں جو برف باری اور انتہائی سرد موسم کا سلسلہ جاری تھا اُس میں کچھ کمی واقع ہوئی۔ اس سردی کی لہر کو ''Beast from the East'' کا نام دیا گیا تھا۔ تاہم 4/مارچ 2018ء کو شدید سردی تھی۔ اُس روز بیت الفتوح کے احاطہ میں دفاتروں اور ہالز کے لئے نئی تعمیر ہونے والی عمارت کے سنگ بنیاد کا دن تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سہ پہر مسجد بیت الفتوح کے احاطہ میں تشریف لائے اور سنگ بنیاد کی اینٹ رکھی۔ یاد رہے کہ ستمبر 2015ء میں آتش زدگی کے نتیجہ میں یہ عمارت جل گئی تھی اس لئے اب اسے دوبارہ نئے سرے سے تعمیر کیا جارہا ہے۔ سنگ بنیاد کی اینٹ رکھنے کے بعد حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگوٹھی جو حضور نے پہنی ہوئی تھی کچھ سیکنڈ کے لئے اینٹ سے مَس کی اور ساتھ زیر لب دعا کی۔ بعد ازاں خالہ سبوحی (حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی) نے ایک اینٹ رکھی اور بعض اَور سینئر عہدیداروں نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور نے ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب (ایگزیکٹو ڈائریکٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ) کو بلایا کہ وہ جماعت احمدیہ پاکستان کی نمائندگی میں ایک اینٹ رکھیں اور یہی اعزاز حضور انور نے منیر عودہ صاحب (ڈائریکٹر پروڈکشن، ایم ٹی اے انٹرنیشنل) کو بھی دیا کہ وہ ایم ٹی اے اور عربوں کی نمائندگی میں ایک اینٹ رکھیں۔

سویڈن سے تعلق رکھنے والے ایک پروفیسر اور طلباء کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

دورۂ سویڈن 2016ء کے دوران سویڈن کے علمی طبقہ سے تعلق

رکھنے والے کئی لوگوں نے حضور انور کے ساتھ میٹنگ کی۔

ان میں سے Lund یونیورسٹی میں اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر

Jonas Otterbeck تھے۔ 6/مارچ 2018ء کو پروفیسر Otterbeck Jonas دوسری دفعہ حضور انور سے ملاقات کے لئے لندن آئے۔ اور درجن سے زائد طلباء بھی اپنے ساتھ لائے۔ اُن کے آنے کا مقصد حضور انور سے اسلام کی حقیقی تعلیمات کے بارہ میں ہدایات لینا اور اسلام کے بارہ میں اپنے علم کو بڑھانا تھا۔ 40 منٹ کی اس ملاقات میں انہیں مذہب اور ایمان کے بارہ میں مختلف سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔

☆...ایک سٹوڈنٹ نے سوال کیا کہ کیا احمدی حج کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمارا ایمان ہے کہ حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ اس لئے جب بھی حالات اجازت دیتے ہیں احمدی مسلمان بھی حج کے لئے جاتے ہیں۔ میرا منصب یعنی خلیفۃ المسیح ہونے کی وجہ سے اگر مَیں حج کے لئے جاؤں تو غالبًا گورنمنٹ اور کٹر ملّاں کی طرف سے مسائل کھڑے کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن دوسرے احمدی جاتے ہیں اور فریضۂ حج ادا کرتے ہیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا: میرے بڑے بھائی اور میرے uncles نے بھی حج کیا ہوا ہے۔ چونکہ مَیں خود نہیں جا سکتا اس لئے مَیں نے کسی کو اپنی طرف سے حج کے لئے بھیجا اور اس کے سارے اخراجات برداشت کئے تھے۔ یہ طریق وہ لوگ اختیار کر سکتے ہیں جو بذات خود حج پر جانے سے قاصر ہیں۔

☆...ایک اَور سٹوڈنٹ نے سوال کیا کہ کیا حضور اپنے بچپن کا کوئی ایسا واقعہ سنا سکتے ہیں جس نے حضور انور کے ایمان پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہو؟

اس کے جواب میں حضور انور نے ایک بہت ہی خوبصورت واقعہ سنایا جس سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ حضور انور کی پرورش کتنے پاک ماحول میں ہوئی۔ اور یہ کہ بچپن میں بھی حضور انور سچّائی پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے یاد ہے کہ جب میں تقریبًا سات سال کا تھا تو ایک موقع پر مَیں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ میری والدہ صاحبہ نے آکر جب مجھے پوچھا کہ کیا میں نے نماز پڑھی ہے تو میرا جواب نفی میں تھا۔ اس پر والدہ صاحبہ نے مجھے کہا کہ مَیں فورًا جاؤں اور نماز پڑھوں۔ انہوں نے مجھے یاد کرایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہونا کتنا اہمیت کا حامل ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا: اس ایک واقعہ کا یقینًا مجھ پر بہت گہرا اور زندگی بھر کا اثر ہوا ہے کیونکہ اس سے مجھے احساس ہوا کہ چھوٹی عمر سے ہی ہر حال میں ہمیں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ میری والدہ صاحبہ نے جس پُر وثوق انداز میں مجھے توجہ دلائی تھی اس وقت سے میرے اندر نماز اور سچ بولنے کی اہمیت راسخ ہو گئی ہے۔

☆...☆...☆

تبلیغ کے میدان میں سب سے آگے آکر اس فریضہ کو سرانجام دینے والے ہیں تب سپیشل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 28 اکتوبر 2016ء

بقیہ تمباکو نوشی از صفحہ نمبر 32

میں یہ ممالک پہلے 70 ممالک میں بھی شامل نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود بھی صرف امریکہ میں ہر سال 480,000 افراد سگریٹ نوشی کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے سبب موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی تحقیقات کے مطابق تمباکو نوشی دل کے امراض اور فالج کے امکانات میں دو سے چار گنا تک جبکہ پھیپھڑوں کے کینسر کے امکانات میں 25 گنا تک اضافہ کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر ترقی یافتہ اور تعلیم یافتہ ملک بھی تمباکو کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریوں کو دیکھنے کے بعد اس عادت کو بڑی حد تک ختم کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور اس وقت دنیا کی 80 فیصد سگریٹ ترقی پذیر یا غریب ممالک میں استعمال کی جا رہی ہے کیونکہ اربوں ڈالرز کی تجارت کو دنیا بھر سے یک لخت موقوف کرنا اس تجارت میں موجود کمپنیوں کے لئے ممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کمپنیاں دنیا کی نئی منڈیوں میں دھوئیں کے اس کاروبار کو پھیلانے میں مصروف ہیں جس کے نقصانات کے بارہ میں اپنی نئی نسلوں کو آگاہی دینا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

☆...☆...☆

نماز کے جسمانی فوائد

سعید الدین احمد۔ یوکے

اسلام ہر جہت سے کامل مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مادی اور روحانی نظام کا ساتھ ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان جس طرح جسمانی طور پر اپنی صحت کا خیال رکھتا ہے اسی طرح روحانی طور پر بھی صحت مند رہے۔ مثلاً سورج مادی لحاظ سے روشنی اور کئی بیماریوں کا علاج مہیا کرتا ہے اسی طرح روحانی سورج یعنی ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی روحانی روشنی مہیا کی اور آپ کئی روحانی بیماریوں کے معالج ٹھہرے۔

نماز کی ادائیگی شرعی فرائض میں داخل ہے اور اس کا روحانیت سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اور نماز کا اصل مقصد خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ نماز پڑھتے وقت خدا تعالیٰ کی رضا ہی اپنا مقصود سمجھنا چاہئے۔ روحانی فوائد کے علاوہ سائنس نے اب ثابت کیا ہے کہ نماز کے جسمانی فوائد بھی بے شمار ہیں۔

پانی کی مثال لیتے ہیں۔ پانی، صحت اور صفائی کے لئے بہت ضروری ہے اور اس کے فوائد سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے دروازے کے سامنے نہر کی مثال دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس طرح اس میں 5 دفعہ روزانہ نہانے سے جسم پر میل نہیں رہے گی اسی طرح 5 نمازیں روزانہ ادا کرنے سے ایک مومن کی روحانی میل کچیل اُتر جائے گی۔ گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور کمزوریاں دُور ہوجاتی ہیں۔ (بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الخمس کفارۃ للخطاء) اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی یہی پیغام دیا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:46) کہ نماز یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

نماز کا سب سے بڑا جسمانی فائدہ انسان کی روحانی صفائی ستھرائی ہے۔ انسان کی مادی صفائی لازماً انسان کی روحانی صحت پر دلالت کرتی ہے۔ قرآن کریم اور ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ہمیں نماز کی تیاری کے لئے پاک صاف ہونے کا حکم ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز سے قبل وضو کرو۔ اور اس ضمن میں مسواک کے متعلق فرمایا کہ اگر یہ میری امت پر بھاری نہ ہوتا تو میں امت کو ہر نماز سے قبل مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (بخاری کتاب الجمعۃ باب السواک یوم الجمعۃ) آج کی جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ نماز سے قبل وضو میں پانی کا استعمال انسان کی جسمانی صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ ہاتھوں اور چہرے پر گرد و غبار 5 وقت صاف ہونے کے نتیجہ میں انسان نہ صرف ہشاش بشاش رہتا ہے بلکہ تر و تازگی بھی محسوس کرتا ہے۔ جدید تحقیق سے ثابت ہے کہ آپ جس قدر اپنی ناک اور آنکھوں کو

صاف رکھیں گے اسی قدر صحت مند رہیں گے۔ اور ان اعضاء کے ذریعہ جو بڑی بڑی بیماریاں انسان پر حملہ آور ہوتی ہیں ان سے انسان بچ جاتا ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کا حکم ہے اور آج ڈاکٹرز اس امر کا عام اظہار کرتے ہیں کہ ہاتھوں اور پاؤں کا خلال کرنا چاہئے۔ ریسرچ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ پاؤں دھونے اور انگلیوں کا خلال کرنے سے ڈپریشن، نیند کی کمی، دماغ کی خشکی اور تھکان وغیرہ سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

نماز، دنیا کی مختلف قوموں میں جاری ورزشوں کا مجموعہ ہے۔ جسمانی ورزش اور یوگا(Joga) کے جو بنیادی طریق ہیں وہ نماز کی حرکات و سکنات میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ڈاکٹرز ہمیں بتاتے ہیں کہ دل انسان کے جسم کے اوپر والے حصہ میں واقع ہے۔ جب وہ خون کو پمپ کرتا ہے تو خون دل کے نچلے حصہ میں زیادہ تیزی سے رواں دواں رہتا ہے۔ جیسے پانی کی موٹر پہلی منزل میں پانی جلد پہنچاتی ہے، پھر دوسری اور پھر تیسری۔ اسی طرح دل سے خون صاف ہونے کے بعد اوپر یعنی سر کی طرف نسبتاً آہستہ اور تھوڑا جاتا ہے۔ مگر سجدہ کرنے سے دل اوپر چلا جاتا ہے اور سر نیچے جس سے خون بآسانی سر تک پہنچ جاتا ہے بلکہ باریک شریانیں بھی اس سے حصہ لیتی ہیں۔ اور اگر سجدہ لمبا ہو تو خون چہرہ کی جلد تک بھی پہنچتا ہے اور نمازی اپنے اندر تازگی محسوس کرتا ہے۔ یوں انسان کو خود ایک قسم کی تراوت اور خوشی محسوس ہوتی ہے اور جسم میں تازگی کا ایک احساس ہوتا ہے کیونکہ brain cells میں اضافہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس طرح حافظہ تیز ہو جاتا ہے۔

سجدہ کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس طرح ہاتھ کی انگلیوں کا مساج(massage) ہوتا ہے اور پاؤں کی انگلیوں کو کھڑا کر کے زمین سے دبا کر رکھنے کا حکم ہے اور ان کے دبنے سے جب پیغام سارے جسم سے گزر کر دماغ کو جاتا ہے تو وہ تمام اعضاء کو relax ہونے کا پیغام دیتا ہے اور نماز میں پنڈلیاں بنیادی حکم رکھتی ہیں۔ جس کا کھڑے، بیٹھے اور رکوع و سجود میں مساج بھی ہوتا رہتا ہے اور ورزش بھی۔

چین کے مختلف علاج کے طریقوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ کی انگلیوں کو معمولی سا دبانے سے جسمانی بیماریوں کی روک تھام ہوتی ہے۔ آپ نے سنا ہو گا کہ ورزش کے ماہرین اس امر کا عندیہ دیتے ہیں کہ فلاں انگلی کے فلاں پورے کو دبائیں تو بلڈ پریشر release ہوتا ہے۔ فلاں کو دبائیں تو سر درد میں کمی آتی ہے، وغیرہ۔

الغرض نماز، حفظان صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ نماز کی ہر حرکت جسمانی فائدہ دیتی ہے حتیٰ کہ آنکھ کو ایک جگہ مرکوز کرنے سے eye muscles میں توانائی اور نظر کو focus کرنے سے نظر میں بہتری آتی ہے۔ بازو، ٹانگیں اور کمر تندرست رہتی ہیں۔ دوران خون (blood circulation) میں بہتری آتی ہے۔ فجر کے وقت اٹھنا صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ ہارٹ اٹیک، اچانک موت یعنی sudden death اور فالج (stroke) کی ریشو کم ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں:

Early morning less mourning

نماز میں رونے اور گڑگڑانے سے جہاں انسان کے اندر کے ہمّ و غمّ میں کمی آتی ہے وہاں آنکھوں کے آنسوؤں سے صفائی ہو کر اُجلا اُجلا نظر آنے لگتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة و السلام نے اس مضمون کو مختلف جگہوں پر بیان فرمایا ہے کہ روح اور جسم کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے بلکہ جسم کو روح کی ماں قرار دیا ہے اور فرمایا کہ روح کی ترقی کے لئے جسم کی نگہداشت بھی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نماز کا پڑھنا اور وضو کا کرنا طبی فوائد بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بتلاؤ کہ وضو کرتے ہوئے کیوں موت آتی ہے بظاہر کیسی عمدہ بات ہے۔ منہ میں پانی ڈال کر کلّی کرنا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دُور ہو جاتی ہے۔ دانت مضبوط ہو جاتے اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے۔ ناک میں کوئی بدبو داخل ہو تو دماغ پراگندہ کر دیتی ہے۔ اب بتلاؤ اس میں برائی کیا ہے۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے۔ دعا کرنے کے لئے فرصت ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ نماز میں ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے، اگرچہ بعض نمازیں تو پندرہ منٹ سے بھی کم میں ادا ہو جاتی ہیں۔ پھر بڑی بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 407۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اندرونی اور بیرونی حالتوں کو بہتر بناتے ہوئے نماز کی پنجوقتہ ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

تمباکو نوشی

ایک معاشرتی خرابی، ایک خطرناک عادت

"اس کا ترک اچھا ہے، ایک بدعت ہے، منہ سے بو آتی ہے۔"

(فرید احمد نوید، پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل، گھانا)

دنیا کے بیشتر ممالک کے برعکس گھانا میں سگریٹ نوشی کا رواج نہ ہونے کے برابر ہے۔ گو ملک کے بڑے شہروں میں موجود غیر ملکیوں کے زیر اثر وہاں سگریٹ مل جاتی ہے تاہم عام قصبوں اور دیہات میں تو اس کا وجود بالکل ہی ناپید ہے۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کئی دن کے سفر کے بعد بھی ملک کے طول و عرض میں کوئی ایک ایسا شخص بھی نہ دیکھ سکیں جو تمباکو استعمال کر رہا ہو یا برّصغیر پاک و ہند کے شہروں کی طرح تمباکو چبانے کے بعد اس کی پچکاریاں اِدھر اُدھر پھینک رہا ہو۔ یہ صورتحال دیکھ کر یہ خیال بھی دل میں پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے ملکوں میں یہ وبا کب اور کیسے آئی اور کیوں اس قدر شدت اختیار کر گئی کہ اب اسے قابو میں لانا مشکل تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

تمباکو کا اصل وطن امریکہ ہے اور اس کی تاریخ کافی قدیم ہے ایک تحقیق کے مطابق اس کا رواج میکسیکو اور اس کے نواحی ممالک میں کئی ہزار سال سے جاری ہے لیکن ایک لمبے عرصہ تک یہ صرف مقامی لوگوں کے زیر استعمال ہی رہا جو تمباکو کے پتوں کو روایتی طور پر سکھا کر استعمال

کیا کرتے تھے۔ 16ویں صدی عیسوی میں یورپ اور امریکہ کے رابطوں کے بعد یہ ابتدائی طور پر سپین میں مقبول ہوا اور بعد ازاں تمام یورپ اور ایشیائی ممالک میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ تاہم ابھی تک روایتی طریقوں سے تیاری کی وجہ سے اس کا استعمال بہت مقبول نہیں ہو سکا تھا۔ بیسویں صدی عیسوی کے صنعتی انقلابات نے جہاں دیگر بہت سی معاشرتی تبدیلیاں پیدا کیں وہیں تمباکو نوشی کو بھی ایک نیا رنگ دے دیا۔ اب تمباکو اور اس کی مصنوعات کو عوام الناس میں مقبول کرنے کے لئے انہیں بعض کیمیائی طریقوں سے گزارا جانے لگا جس کی وجہ سے وہ سگریٹ، سگار یا کھانے کے قابل ہوتا چلا گیا۔ یوں دورِ جدید میں کی جانے والی ان کیمیائی تبدیلیوں نے اسے انسانی صحت کے لئے پہلے سے بھی زیادہ مضر بنا دیا ہے۔ مشینوں کی آمد نے اس صنعت کو اور بھی ترقی دی اور ایک دن میں

کروڑوں سگریٹ تیار کر کے فروخت کئے جانے لگے۔ جدید ذرائع ابلاغ نے اس وبا کے پھیلاؤ میں بہت بڑا کردار ادا کیا، اخبارات، رسائل اور ٹی وی کے ذریعہ اس وبا کو ایک صحت مند تفریح کے طور پر متعارف کروایا گیا اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے معاشرہ اس کی لپیٹ میں آتا چلا گیا۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم نے بھی اس عادت کے پھیلاؤ میں اپنا کردار ادا کیا اور جنگ کی آگ کے ساتھ ساتھ تمباکو کی آگ بھی گھر گھر پہنچ گئی اور ایک وقت تو ایسا بھی آیا کہ انگلستان میں ہر پانچ میں سے چار افراد سگریٹ نوشی کے عادی پائے جاتے تھے۔ بعد ازاں محض منافع بخش کاروبار ہونے کے سبب اسے ایک صحت مند تفریح کے طور پر خواتین میں بھی متعارف کروا دیا گیا اور یوں دنیا کی ایک بھاری اکثریت اس عادت کو اختیار کرتی چلی گئی۔

اس دور میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں دیگر بہت سے معاملات میں انسانیت کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیا وہیں اس بارہ میں بھی دنیا کی راہنمائی فرمائی۔ آپ نے مورخہ 29 مئی 1898ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں دیگر بعض نصائح کے ساتھ حُقّہ نوشی ترک کرنے کی بھی تحریک فرمائی۔ ایک موقع پر حُقّہ نوشی کا ذکر ہوا تو فرمایا:

''اس کا ترک اچھا ہے۔ ایک بدعت ہے۔ منہ سے بو آتی ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 538۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی ناگوار بو نہ صرف تمباکو کے عادی افراد کے ساتھ رہتی ہے بلکہ ماحول میں دھواں پھیلنے کی وجہ سے یہ بو لوگوں کے لئے بھی تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ اسی لئے اب جہازوں، بسوں، ریستورانوں اور دیگر تمام پبلک مقامات پر سگریٹ نوشی کی ممانعت کے قوانین بنائے جا چکے ہیں جن پر سختی سے عمل درآمد بھی کروایا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک دوست کو سگریٹ نوشی سے منع کرتے ہوئے خاکسار نے ان کے ہاتھ سے سگریٹ لے لیا اور اس کے بعد کئی گھنٹوں تک بھی اس ناگوار بو نے ساتھ نہ چھوڑا اور یوں محسوس

ہوا گویا ہاتھ میں یہ ناگوار بو رَچ بَس گئی ہے۔ تاہم سگریٹ نوشی کے عادی افراد اس چیز کے عادی ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ ان کے حواس اسے محسوس کرنا بند کر دیتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اس حوالہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''حدیث میں آیا ہے...اسلام کا حُسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔ اسی طرح پر یہ پان۔ حقّہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان اُن کا بفرض محال نہ ہو، تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جاوے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور منشی اشیاء نہیں دی جاوے گی۔ یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مُضر ایمان قرار دیا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بارہ میں جماعت کی تربیت کا اس قدر خیال تھا کہ باوجود کم فرصتی کے آپ نے ایک مجلس میں امریکہ سے شائع ہونے والا ایک اشتہار نہ صرف خود سنا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خود بھی جماعت کو نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ:

''اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے، نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔ فرمایا: اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے اسلام لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 110۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسی طرح ایک اور موقع پر تمباکو کی نسبت فرمایا کہ:

''یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق وفجور کی طرف رغبت ہو، مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔ اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یونہی مال کو بیجا صَرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شئے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا ہے۔ انگریز بھی چاہتے ہیں کہ اسے دور کر دیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 175 تا 176۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت میں ایسی برکت پیدا کی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف احمدی معاشروں میں تمباکو کا استعمال ختم ہوتا چلا گیا بلکہ گزشتہ چند عشروں سے تو دنیا بھر میں اس کے نقصانات کے بارہ میں آگاہی اور شعور پیدا کرنے کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ اور میکسیکو جنہوں نے اس لغو عادت کو دنیا بھر میں پھیلایا آج وہ اس کے نقصانات مشاہدہ کرنے کے بعد تمباکو نوشی ترک کرتے چلے جارہے ہیں۔ ایک حالیہ سروے کے مطابق سگریٹ نوشی کی لغو عادت میں مبتلا ملکوں کی فہرست

باقی صفحہ 27 پر ملاحظہ فرمائیں